جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل عمران

(۱۰)

(گزشتہ سے پیوستہ)

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ: يٰمَرْيَمُ، اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ، اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ، وَاسْجُدِيْ، وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اور وہ واقعہ بھی اِنھیں یاد دلاؤ، جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا: اے مریم، اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا ہے اور پاکیزگی عطا فرمائی ہے[۸۳] اور دنیا کی تمام عورتوں پر ترجیح دے کر (اپنی ایک عظیم نشانی کے ظہور کے لیے) منتخب کر لیا ہے[۸۴]۔ (اِس لیے) اے مریم، اب اپنے پروردگار کی فرماں برداری میں لگی رہو اور اُس کے حضور میں جھکنے والوں کے ساتھ رکوع و سجود کرتی رہو[۸۵]۔ ۴۲۔۴۳

[۸۳] یعنی لوگوں سے الگ کر کے تمھاری خاص تربیت کر دی ہے تاکہ آنے والے مراحل میں حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تم اپنے آپ کو تیار کر لو۔

[۸۴] یعنی سیدنا مسیح علیہ السلام کی ولادت کے لیے منتخب کر لیا ہے جو بنی اسرائیل پر اتمام حجت کے لیے فی الواقع اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نشانی بن کر آئے تھے۔ اس میں شبہ نہیں کہ سیدہ مریم کے لیے یہ ایک ایسا شرف ہے جس میں ان کا کوئی شریک و سہیم نہیں ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ، وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ، وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

یہ[86] غیب کی خبریں ہیں، (اے پیغمبر) جو ہم تمھیں وحی کر رہے ہیں، اور (حقیقت یہ ہے کہ) جب ہیکل کے خدام یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ اُن میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے گا، اپنے اپنے قرعے ڈال رہے تھے تو تم اُس وقت اُن کے پاس موجود نہ تھے، اور نہ اُس وقت اُن کے پاس موجود تھے جب وہ (اِس معاملے میں) ایک دوسرے سے جھگڑ رہے تھے[87]۔ ۴۴

---

[۸۵] اپنے پروردگار کی فرماں برداری میں لگے رہنے کی جو ہدایت اس سے پہلے ہوئی ہے، یہ اس کے اجمال کی تفصیل بھی ہے اور اس نماز باجماعت کی تصویر بھی جس کی سعادت سیدہ مریم کو ہیکل میں معتکف ہونے کی وجہ سے ہمہ وقت حاصل تھی۔ پھر یہ بھی ملحوظ رہے کہ نماز کو یہاں رکوع و سجود سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس سے اگر غور کیجیے تو استغراق و انہماک اور تبتل الی اللہ کی وہ کیفیت سامنے آتی ہے جو نماز کا اصلی حسن ہے۔ قرآن نے یہ اسلوب جگہ جگہ نماز کے اسی پہلو کو نمایاں کرنے کے لیے اختیار کیا ہے۔

[۸۶] اثنائے کلام میں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف التفات ہے اور مقصود اس سے مخاطبین کو اس بات کی طرف توجہ دلانا ہے کہ وحی و الہام کے بغیر آپ یہ واقعات اس صحت و صداقت کے ساتھ ہرگز نہیں سنا سکتے تھے، اس لیے کہ اہل کتاب کی تاریخ کا یہ حصہ بائیبل میں بھی تقریباً غائب ہی ہے۔

[۸۷] بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیکل میں ذمہ داریوں کا فیصلہ بالعموم قرعے ہی سے کیا جاتا تھا، لیکن اس موقع پر جھگڑے کی وجہ غالباً یہ ہوئی کہ سیدہ مریم کے بارے میں قبولیت کے جو آثار پہلے دن سے نمایاں تھے، انھیں دیکھ کر ہیکل کے خدام میں سے کوئی بھی اس سعادت سے محروم نہیں رہنا چاہتا تھا۔

[باقی]

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com